دنیا سے بے رغبتی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

hazratmeersahib.com

دنیا سے بے رغبتی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

www.hazratmeersahib.com

بہ فیضِ صحبتِ ابرارؔ یہ دردِ محبت ہے
محبت تیرا صدقہ ہے ثمر تیرے نازوں کے

بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اِس کی اشاعت ہے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

یہ انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی جملہ تصانیف پر تحریر فرمایا کرتے تھے۔

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: دنیا سے بے رغبتی

نامِ واعظ: محی ومحبوبی مرشدی ومولائی سراج المِلّت والدِّین شیخ العرب والعجم عارف باللہ قطب زماں مجددِ دوراں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ: ۱۹/ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۸/اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز دوشنبہ

مقام: مسجد اشرف گلشن اقبال کراچی

موضوع: دنیا کی حقیقت اور اس سے بے رغبتی کا طریقہ

مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب دامت برکاتہم
خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اوّل: ۱۲ محرم ۱۴۳۶ھ مطابق ۵ نومبر ۲۰۱۴ء

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایک ذرّہ کی قیمت ۷
اعمالِ صالحہ کی قیمت قبر میں اترنے کے بعد معلوم ہوگی ۸
بدنظری کے نقصانات ۹
بدنظری کے نقصانات کا پتہ کس کو چلتا ہے؟ ۱۰
دل میں اللہ کب آتا ہے؟ ۱۰
اللہ کے نافرمان وسکون کا خواب بھی نظر نہیں آ سکتا ۱۱
محض عدمِ قصدِ نظر کافی نہیں ۱۲
دنیا سے محبت کا نقصان اور بے رغبتی کا فائدہ ۱۲
دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے والے تین خاص جملے ۱۳
دنیا سے بے رغبتی کے معنیٰ ۱۳
استعمالِ ہمت کی تفہیم کی ایک مثال ۱۴
اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ سے سینکڑوں جانیں عطا ہوتی ہیں ۱۴
صدیق کی تعریف ۱۵
خدمت شیخ اور شیخ پر جاں نثاری ۱۶
زندگی کے ایک ایک لمحہ کی قدر کرلو ۱۷
ذکر اللہ سے زیادہ ضروری اجتناب معصیت ہے ۱۸
مفتی محمد حسن امرتسریؒ کو بیعت کرنے کی حکیم الامتؒ کی چار شرائط ۱۸
شرعی توکل کی تعریف ۱۹

ملفوظات

جو اپنے شیخ سے دُور رہے گا اس کا ایمان کمزور ہو جائے گا..................... ۲۱
صراطِ مستقیم کیا ہے؟... ۲۲
جب کسی سے معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو.................................. ۲۳
شیخ کے ہاں تسلسل سے رہنا چاہیے... ۲۴
اپنے شیخ پر اعتراض کرنے والا کبھی فلاح نہیں پا سکتا....................... ۲۵
شیخ کے ہاں دین سیکھنے کی غرض سے اخلاص کے ساتھ رہو.................. ۲۵
ایک دھوکہ باز مرید کا واقعہ.. ۲۶
متبع شریعت و سنت شیخ کے متعلق دل میں کبھی بدگمانی مت لاؤ.............. ۲۷
صحبت شیخ میں خود کو مٹا دو.. ۲۸
شیخ کی عظمت اور اس کا ادب راہ سلوک کی روح ہے......................... ۲۹
اہل اللہ کے قلبِ مبارک کے انوار کا عالَم..................................... ۳۱
تکمیل حاجات اور آفات سے حفاظت کی دعا.................................. ۳۳

دنیا کی بے رغبتی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

((لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَّا سَقٰی کَافِرًا مِّنْھَا شَرْبَۃً))

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ص:۴۴۱)

یہ روایت ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف اور مسند امام احمد میں موجود ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے نزدیک پوری دنیا کی قیمت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو خدا کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔ اسی لیے میرا ایک پرانا شعر آپ نے سنا ہوگا کہ اگر کسی کو دنیا مل جائے تو اس کے لیے زیادہ للچاؤ مت، اگر کوئی شخص شاندار کپڑے پہنے مرسڈیز میں

جا رہا ہے تو اُسے دیکھ کر منہ میں پانی نہ آ جائے۔ اپنی چٹائی پر اور اپنے بوریوں پر تسبیح لے کر اگر ایک دفعہ اللہ کا نام لے لو تو یہ نعمت دونوں جہاں سے بڑھ کر ہے۔ اس پر میرا شعر ہے ؂

دامنِ فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ دردِ وغم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایک ذرّہ کی قیمت

دیکھو میری کوئی مل یا فیکٹری نہیں ہے لیکن الحمدللہ! میں کسی فیکٹری والے پر لالچ کی نظر نہیں ڈالتا، ساری دنیا کے بادشاہوں کو اور چاند سورج کو خاطر میں نہیں لاتا، خدا مجھے اپنی یاد میں مست رکھتا ہے، اللہ کی محبت کا ایک ذرّہ بھی اگر عطا ہو جائے تو اس کی قیمت دونوں جہان سے زیادہ ہے۔ سورج و چاند کیا چیز ہیں؟ اللہ کے بھکاری ہیں۔ تو جس کے دل میں خود اللہ ہوگا اس کے دل کا کیا عالم ہوگا۔ بھک منگوں پر رشک کرتے ہو اور بادشاہوں کے تخت و تاج پر لالچ کی نگاہ ڈالتے ہو؟ لہٰذا یہ دعا کرو کہ ہماری کوئی سانس اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نہ گذرے، اس سے بڑا کوئی بادشاہ نہیں ہے، بندہ کی جو سانس اللہ تعالیٰ کی مرضی پر فدا ہو جائے اور خدائے تعالیٰ اس سے خوش ہوں تو ساری کائنات میں اس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ اس کے ساتھ رضاءِ الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہیں۔ میرا ایک شعر یاد آیا ؂

وہ لمحۂ حیات جو تجھ پر فدا ہوا
اس حاصلِ حیات پر اختر فدا ہوا

یعنی میں اپنی زندگی کی اُس سانس پر عاشق ہوں جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ان کی یاد میں لگ جائے ورنہ باقی سب فانی ہے۔

اعمالِ صالحہ کی قیمت قبر میں اترنے کے بعد معلوم ہوگی

جس دن کفن لپیٹ کر قبر میں اُتریں گے تب پتہ چلے گا کہ ہمارے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہمارے ساتھ وہی لمحات ہوں گے جو اللہ کی یاد میں گذر جائیں۔ وہ ایسے باوفا مالک ہیں کہ زمین کے اوپر جوان کو یاد کرتا ہے تو زمین کے نیچے خدائے تعالیٰ اس کا ساتھ دیتے ہیں، اسے تنہا اکیلے قبر میں نہیں ڈال دیتے، وہ اعمالِ صالحہ کو ایک خوبصورت فرشتہ کی شکل دے دیں گے، پھر وہ اعمالِ صالحہ مردہ سے کہیں گے کہ گھبراؤ مت ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم سے باتیں کرو، لہٰذا آپ قبر میں تنہا نہیں پڑے رہو گے۔ بس اس بات سے اللہ کی پناہ مانگو کہ مسلمان خدائے تعالیٰ کی ناراضگی کے اعمال میں مبتلا ہو۔ اولیاء اللہ کو بس ایک ہی غم رہتا ہے یعنی کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہوجائیں، کہیں ہم سے نفس کی اتباع میں کوئی غیر شرعی کام نہ ہوجائے، کہیں نفس کی شرارت اور سازش، آمیزش، آویزش، ریزش اور سازش سے کوئی گناہ نہ ہوجائے، اللہ کی ناخوشی کی راہوں سے کہیں میرا نفس کسی حرام لذت کو نہ چرالے کیونکہ یہ بندہ بھی نمک حرام ہوتا ہے کہ خدا کی روٹی اور رزق کھا کر اسی طاقت کو خدائے تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کرتا ہے۔ بتاؤ! ایسا بندہ نمک حلال ہے یا نمک حرام؟ بتاؤ! اس میں کسی کو اختلاف تو نہیں ہے؟ کسی کو اس میں اختلاف ہو تو بتاؤ۔ اور حسینوں کا نمک چکھنا کیسا ہے؟ یہ نمک حرام ہے یا نہیں؟ تو یہ ڈبل نمک حرام ہوگیا یا نہیں؟ جو لوگ بدنظری کرتے ہیں، حسینوں پر نظر ڈالتے ہیں، ٹیڈیوں پر، بے پردہ عورتوں پر یا عورتیں مردوں پر نظر ڈالتی ہیں تو اس وقت دو نمک حرام جمع ہوجاتے ہیں۔ حسینوں کا نمک چکھنا حرام ہے اور اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے یہ بندہ نمک حرام ہوجاتا ہے اور اس کی صحت کو بھی دھچکا لگتا ہے۔

بدنظری کے نقصانات

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر بدنظری کے صرف طبی نقصانات بتادوں تو بہتوں کی تو ہمت ہی ٹوٹ جائے کہ توبہ توبہ اس کے اتنے نقصانات ہیں۔ایک نظرِ بد جس کو ہم معمولی بات سمجھتے ہیں یعنی حسینوں کو دیکھنا یہ نگاہوں کا تصادم ہے جیسے جب کار سے کار ٹکرا جاتی ہے یعنی ایکسیڈنٹ اور تصادم ہوجاتا ہے تو اس سے گاڑی میں ڈینٹ پڑ جاتا ہے۔اسی طرح بدنظری سے سارے اعصاب پر ڈینٹ پڑ جاتے ہیں یعنی دل کمزور ہوجاتا ہے، دماغ چکرانے لگتا ہے، نسیان یعنی بھولنے کا مرض ہوجاتا ہے، مثانے کے غدود کمزور ہوجاتے ہیں، بار بار پیشاب آنے لگتا ہے اور دل کا ستیاناس ہوجاتا ہے یعنی اس دل سے عبادت کی حلاوت چھین لی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں نظر کی حفاظت پر حلاوتِ ایمانی عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے تو جو نظر نہیں بچائے گا کیا اس سے حلاوتِ ایمانی نہیں چھن جائے گی؟ جس عمل پر ایمان کی مٹھاس کا وعدہ ہے اس کے خلاف کرنے پر ایمان کی مٹھاس نہیں چھینی جائے گی؟

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے تجربہ کرلے کہ جس کو بدنظری کی عادت ہو تو بدنظری کرنے کے بعد نماز یا تلاوت کرنے میں مزہ نہیں آتا کیونکہ دل کا ستیاناس ہوجاتا ہے۔آدمی اس کو معمولی بات سمجھتا ہے حالانکہ یہ آنکھوں کا زِنا ہے، اس سے اعصاب کو زبردست نقصان پہنچتا ہے۔لیکن اگر آپ تقویٰ سے رہیں گے اور نظر کو سارے عالَم سے بند رکھیں گے تو دل کی بہار لوٹ آئے گی ؎

سنیں یہ بات میری گوشِ دل سے جو میں کہتا ہوں
میں ان پر مرمٹا تب گلشن دل میں بہار آئی

بدنظری کے نقصانات کا پتہ کس کو چلتا ہے؟

خاص کر گلشن اقبال میں رہنے والو! دل کے گلشن میں بہار جب آتی ہے جب انسان گناہوں سے بچتا ہے۔ وہ تبسم جو حسینوں کو دیکھ کر ہوتا ہے اس تبسم کے زیرِ لب ہزاروں غم والم اور خدا کا غضب چھپا ہوتا ہے۔ اصل میں ذوقِ سلیم نہیں ہے ورنہ گناہوں کی وجہ سے دل کے اضطراب اور پریشانی کا عالم اس سے پوچھو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے سلیم کر دیا ہے جیسے اگر سفید کپڑے پر روشنائی گر جاتی ہے تو واضح طور سے پتہ چل جاتا ہے، لیکن اگر موٹر گیراج میں کام کرنے والے کے کپڑے پر موبل آئل گر جائے تو اس کو کیا پتہ چلے گا جس پر پہلے ہی سے سینکڑوں داغ دھبے پڑے ہوئے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ ہمارے قلب کو قلبِ سلیم بنادے۔

دل میں اللہ کب آتا ہے؟

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے مجھے دنیا سے بے رغبتی کے لیے تین جملے عطا فرمائے ہیں، اگر اپنے بڑوں کی مشائخ کی، بزرگوں کی دعائیں کسی نے لی ہوں تو وہ زندگی ہی میں ان دعاؤں کا اثر اور ثمرہ مشاہدہ کرے گا۔ ابھی ابھی میرے ایک دوست نے اسی بات پر مجھے ایک شعر سنایا ہے کہ ؎

چاند تارے مرے قدموں میں بچھے جاتے ہیں
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی دعاؤں سے ذرّہ کو آفتاب کرتے ہیں اور اگر اللہ والوں کی بد دعا لگی ہو تو آفتاب کو ذرّہ کر دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا احسان وکرم ہے کہ دنیا سے بے رغبتی کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے تین جملے عطا فرمائے ہیں۔ ان شاء اللہ ان کو سننے سے دنیا کی محبت دل سے نکل جائے گی۔ بشرطیکہ بار بار اس کا مراقبہ کیا جائے کیونکہ دل میں اللہ کب آتا ہے ؎

غیر کی یاد جب بُھلائی ہے
تب تری یاد دل پہ چھائی ہے

کلمہ طیبہ میں لا الٰہ پہلے ہے یعنی پہلے باطل خداؤں سے توبہ کرو کیونکہ یہ کچھ کام نہیں آئیں گے، واللہ! کہتا ہوں کہ یہ کسی درجہ میں مفید نہیں ہیں، جس وقت پیشاب بند ہوگا، گردے بے کار ہوں گے، بلڈ کینسر پیدا ہوگا، خدا نہ کرے خدا نہ کرے کہ اللہ ہم کو کسی عذاب میں مبتلا فرمائے، ورنہ پھر میں دیکھتا کہ کون معشوق کام آتا ہے۔ جب ہاسپٹل میں داخل ہوتے ہیں تب ہائے ہائے کرتے ہیں کہ مولویوں کو بلاؤ، بزرگوں کو بلاؤ، ان سے دعا لو اور جب اللہ عافیت سے صحت دیتا ہے تو پھر بدمعاشیاں سوجھ جاتی ہیں، آخر کب تک بے حیائی اور نافرمانی کی زندگی گذارتے رہو گے؟ اسی لیے کہتا ہوں کہ ہم لوگ اپنی حالت پر رحم کریں۔

اللہ کے نافرمان کو سکون کا خواب بھی نظر نہیں آ سکتا

دیکھو بھئی! ہم لوگ خوش رہنا چاہتے ہیں یا پریشان؟ اور خوشی کا خالق کون ہے؟ اور خوش رکھنے کا اختیار کس کو ہے؟ تو ایسے قدرت والے مالک کو ناراض کرنا کہاں کی عقل مندی ہے؟ جو آسمان والے کو خوش رکھتا ہے، وہ زمین پر خوش رہتا ہے اور جو آسمان والے کو ناراض کر کے چوری چھپے حرام لذت دل میں درآمد کرتا ہے واللہ! اس کے چہرے پر لعنتیں برستی ہیں، اس کے قلب میں ہزاروں غم اور پریشانیاں رہتی ہیں، وہ دیکھنے سے شیطان معلوم ہوتا ہے۔ آج تک میں نے غیر اللہ سے دل لگانے والے کسی شخص کو چین سے نہیں دیکھا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ ظالم نفس اتنا احمق، اتنا مردہ، اتنا گدھا ہے کہ بارہا آزما چکا ہے کہ گناہوں سے عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوتا ہوں مگر پھر بھی گناہوں سے اگر نکلنا بھی چاہتا ہے تو نکل نہیں پاتا۔

محض عدمِ قصدِ نظر کافی نہیں

تو آخر یہ نفس گناہوں کی دلدل سے کیسے نکلے گا؟ جو دل دلدل میں ہیں وہ دل جب کسی اللہ والے کے دل سے پیوستہ، وابستہ، سربستہ، آشفتہ ہوجائیں گے تب وہ بھی اللہ والے دل بن جائیں گے ان شاء اللہ۔ مگر اس کے لیے ہمت، ارادہ اور نیت بھی ہو کیونکہ اگر ہمت و ارادہ نہیں کرے گا تو خانقاہوں میں بھی اصلاح نہیں ہوسکتی تو گناہوں کی اس دلدل سے نکلنے کے لیے ارادہ شرط ہے۔ اسی لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محض عدمِ قصدِ نظر کافی نہیں ہے بلکہ یہ ارادہ کرو کہ ہمیں کسی نامحرم کو نہیں دیکھنا ہے۔ اب ایک آدمی خالی الذہن موٹر پر چلا جارہا ہے تو وہ یقیناً بدنظری میں مبتلا ہوگا، کہیں نہ کہیں نظر پڑ ہی جائے گی، اگر جلدی سے ہٹا بھی لے گا پھر بھی یہ نفس کچھ نہ کچھ حرام لذت تو چرا ہی لے گا۔ اس لیے قصدِ عدمِ نظر کرو یعنی ارادہ کرو کہ ہم نے غیر اللہ پر نظر نہیں ڈالنی ہے۔

ایسے ہی بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب! معاف کیجیے گا میرا آپ کو تکلیف پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، ایسے ہی بے خیالی میں آپ کو ٹھوکر لگ گئی۔ تو قصدِ عدمِ ایذاء ہونا چاہیے یعنی ارادہ کرو کہ ہماری ذات سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ اسی طرح خدائے تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا ارادہ کرو۔ اپنے نفس کو آزاد سانڈ کی طرح مت چھوڑو۔ جب آدمی کار پر چلتا ہے تو کتنا خیال کرتا ہے کہ کہیں ایکسیڈینٹ نہ ہوجائے۔ بس سمجھ لو کہ ہمارے نفس کی کار اللہ نے ہمارے ہاتھ میں دی ہے۔

دنیا سے محبت کا نقصان اور بے رغبتی کا فائدہ

تو اس وقت مجھے آپ لوگوں کو دل سے دنیا کو نکالنے کے لیے تین جملے سنانے ہیں کیونکہ جس کا دل دنیا میں پھنس گیا ساری دنیا کے مرشدین اس کی اصلاح نہیں کرسکتے۔ مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيَا لَا يَهْدِيْهِ جَمِيْعُ الْمُرْشِدِيْنَ
(مرقاۃ شرح مشکوۃ: کتاب الرقاق، ج۱۵، ص۱۱۰)

جس کا دل دنیا میں پھنس گیا اس کو ساری دنیا کے مرشد مل کر بھی ہدایت نہیں دے سکتے، وَمَنْ تَرَكَهَا لَا يُفْسِدُهٗ جَمِيْعُ الْمُفْسِدِيْنَ اور جس نے دنیا کی محبت کو چھوڑ دیا ساری دنیا کے گمراہ کرنے والے مل کر بھی اس کو گمراہ نہیں کر سکتے۔

دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے والے تین خاص جملے

اب تین جملے بہت غور سے سنیے گا۔ یہ آسمانی مضمون ہے ؎

جس دنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا
اور پھر لوٹ کر کبھی نہ آنا
ایسی دنیا سے دل کا کیا لگانا

یہ جملے خود بتائیں گے کہ ہم یہاں اس زمین سے نہیں نکلے ہیں، ہم کہیں اور سے آئے ہیں۔ یہ مضامین جو عطا ہوتے ہیں یہ بھی بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہوتا ہے ؎

چاند تارے مرے قدموں میں بچھے جاتے ہیں
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

دنیا سے بے رغبتی کے معنیٰ

شعر کسی کا بھی ہو سب اسلام کا گم شدہ سرمایہ ہے۔ تو یہ جملے پھر یاد کر لیجیے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا چھوڑ دیں بلکہ کشتی کو پانی کے اوپر رکھیئے کیونکہ اگر کشتی میں پانی گھسے گا تو خیریت نہیں ہے۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہو کہ اس کشتی میں پانی گھسا ہوا ہے؟ جب کشتی میں پانی گھستا ہے تو ناخدا یعنی ملاح جلدی سے ڈبے بھر بھر کر اسے نکالنے کا حکم دیتا ہے۔ تو دل میں دنیا گھسے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جماعت کی نماز کا اہتمام نہ ہو، جماعت کے وقت بیٹھا باتیں کر رہا ہے، یہ فکر نہیں ہے کہ نماز میں کتنی دیر باقی ہے، یہ علامت ہے کہ اس

کے دل میں زنگ لگا ہوا ہے، اسے خوفِ خدا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منادی نے آواز دے دی ہے کہ اے میرے غلامو! وضو کر کے تیار ہو جاؤ، جلدی سے میرے دربار میں آجاؤ، تمہارا مولیٰ تمہیں یاد فرما رہا ہے۔ اس ظالم کو مولیٰ یاد فرما رہے ہیں مگر یہ غلاموں میں لگا ہوا ہے۔ لیکن دین کے کام مستثنیٰ ہیں مثلاً کوئی شخص مسئلہ بتا رہا ہے یا کسی دینی تعلق سے ضروری کام میں مشغول ہے لیکن ضروری کا لفظ یاد رکھنا۔ نمبر دو نافرمانی کے وقت میں نفس کے تقاضوں پر عمل کر لیتا ہے، نفس کے تقاضوں کی تکالیف کو برداشت نہیں کرتا، یہ بھی دلیل ہے کہ اس کا قلب سقیم ہے سلیم نہیں ہے۔

استعمالِ ہمت کی تفہیم کی ایک مثال

جیسا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے کہا کہ ہم کو حسینوں سے نظر بچانے کی طاقت ہی نہیں ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر کسی حسین کا ابّا ایس پی ہو اور پستول لگائے کھڑا ہو اور کہے کہ جو میرے بیٹے یا بیٹی کو دیکھے گا اسے گولی مار دوں گا، بتاؤ! پھر اس کے بیٹے یا بیٹی کو دیکھو گے؟ وہاں کہاں سے طاقت آجائے گی۔ کیا بات ہے کہ مخلوق کا خوف ہے اور خالق سے بے خوف ہو، معلوم ہوا کہ قلب سقیم اور خستہ ہے، گناہوں سے دل کے ریشے ہل چکے ہیں، دل فرسودہ، نکمّا اور ناکارہ ہو چکا ہے۔ مبارک ہے وہ دل جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے جان کی بازی لگا دے اور کہے کہ اے اللہ! ہم مر جائیں گے مگر آپ کو ناراض نہیں کریں گے ؎

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ سے سینکڑوں جانیں عطا ہوتی ہیں

اگر گناہوں سے بچنے میں جان نکل جائے تو جان دے دو، اللہ نے ہمیں جان دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے، ہم کو مرنے کے لیے ہی پیدا کیا ہے کہ تم ہمارے

لیے مرجاؤ۔ایک شاعر نے صحابہ کی شہادت کا نقشہ کھینچ کر اُس کے نیچے یہ شعر لکھ دیا ؎

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

مؤمن کی شان یہی ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ جس دن ارادہ کرلو گے تو جان تو نہیں جائے گی مگر آپ کا ایمان بھی نہیں جائے گا،ایمان بھی رہے گا اور جان بھی رہے گی بلکہ جان میں جان آ جائے گی۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غم اُٹھاتا ہے اُس کی جان میں اللہ تعالیٰ بے شمار جانیں عطا فرما دیتے ہیں ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اُٹھانے والوں کو ہر وقت عالمِ غیب سے ہر سانس ایک نئی جان عطا ہوتی ہے، یہ جان کسی دنیا دار کو حاصل نہیں چاہے وہ کتنے ہی مرغے کھالے، کباب اُڑا لے، انڈے کھالے، سوپ پی لے مگر یہ جان جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غم اُٹھانے سے عطا ہوتی ہے یہ زمین سے نہیں ملتی، مرغیوں کے سوپ کا تعلق تو زمین سے ہے مگر عالمِ غیب سے جو جان عطا ہوتی ہے اس کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے ؎

دونوں عالم کو کرتا ہے قربان
لذتِ قرب جس نے پائی ہے

صدیق کی تعریف

اللہ کے قرب کی لذت جس نے پائی ہے وہ دونوں عالم کو اللہ پر فدا اور قربان کرتا ہے، یہی اولیائے صدیقین کا مقام ہے، اولیاء اللہ کا سب سے اونچا طبقہ اولیائے صدیقین ہے اور اولیائے صدیقین کی تعریف ہے اَلَّذِیۡ یَبۡذُلُ الۡکَوۡنَیۡنِ فِیۡ رِضَا مَحۡبُوۡبِہٖ تَعَالٰی شَانُہٗ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ایک جہان کی

کیا حقیقت ہے دونوں جہان دے دے ؎

دونوں عالَم دے چکا ہوں مے کشو
یہ گراں مے تم سے کیا لی جائے گی

اس مہنگی والی شراب کو نالائق لوگ نہیں پی سکتے، اپنی محبت کی مہنگی والی شراب اللہ تعالیٰ گدھوں کو نہیں پلاتا، اللہ کی محبت کی یہ مہنگی والی شراب اولیاء اللہ پیتے ہیں۔خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ کا شعر ہے ؎

دونوں عالَم دے چکا ہوں مے کشو
یہ گراں مے تم سے کیا لی جائے گی

اور اختر جو آپ سے مخاطب ہے، شعر ہے ؎

میرے پینے کو دوستو سن لو
آسمانوں سے مے اُترتی ہے

اللہ والے آسمان والی پیتے ہیں اور کافر زمین والی پیتا ہے۔ اس کو پی کر پھر وہ لیٹرین میں جاتا ہے، کیونکہ شراب پینے کے بعد پیشاب لگتا ہے اور اللہ کا نام لینے کے بعد انوار پیدا ہوتے ہیں ؎

شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے
اور اہلِ صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

بہر حال یہ تین جملے آپ لوگ پھر یاد کر لیجیے، پھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے ؎

چاند تارے مرے قدموں میں بچھے جاتے ہیں
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

خدمتِ شیخ اور شیخ پر جاں نثاری

اب آپ کو اپنی ایک راز کی بات بتائے دیتا ہوں۔ آخری عمر میں

میرے شیخ کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور حضرت چارپائی سے لگ گئے تھے، تو حضرت کا پیشاب پاخانہ میں ہی صاف کرتا تھا۔ حضرت کے انتقال کے بعد میں نے حضرت کی قبر پر حاضری دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میں نے آپ کے اس بندہ کا پاخانہ دھویا، آپ کے لیے ان کا بھنگی بنا رہا، آپ اس کی برکت سے میرے قلب کی گندگی دور کردیجیے۔ اور حضرت کی آخر عمر میں جب میں نے دیکھا کہ اب چل چلاؤ والا معاملہ ہے، حضرت آخرت کی طرف جارہے ہیں لہٰذا ان سے کچھ لے لینا چاہیے تو میں نے حضرت سے دعا کی درخواست کی کہ آپ میرے لیے دعا کیجیے تو حضرت نے فوراً دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا لیے۔ اب حضرت نے اللہ سے کیا مانگا مجھے بتایا بھی نہیں مگر آج میں ان کی دعاؤں کا اثر دیکھ رہا ہوں کہ؎

چاند تارے مرے قدموں میں بچھے جاتے ہیں
یہ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

ورنہ میری کیا حقیقت ہے؟ میں خاک ہوں اور کچھ نہیں، ریت پر آفتاب کی شعائیں پڑتی ہیں تو ریت چمکنے لگتی ہے، یہ آفتاب کی شعاع کا کرم ہے ورنہ یہ اختر خاک ہے۔ تو یہ تینوں جملے نوٹ کرلیجیے؎

جس دنیا سے ہمیشہ کے لیے جانا
اور پھر لوٹ کر کبھی نہ آنا
ایسی دنیا سے دل کا کیا لگانا

زندگی کے ایک ایک لمحہ کی قدر کرلو

دیکھو! دنیا میں کتنے ہی بنگلے بنالو لیکن مرنے کے بعد کوئی لوٹ کر دیکھنے نہیں آئے گا کہ دیکھیں وہ قالین کہاں گئے، وہ فانوس کدھر گئے۔ اس لیے عرض کرتا ہوں کہ آخرت کی کمائی کمالو، ایک ایک لمحہ کی قدر کرلو کیونکہ مرتے وقت اگر کوئی پوری سلطنت موت کے فرشتے کو دے دے کہ ہم کو صرف ایک

بار استغفر اللہ کہہ لینے دو تو استغفر اللہ کہنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

ذکر اللہ سے زیادہ ضروری اجتناب معصیت ہے

اس لیے کہتا ہوں کہ اپنے وقت کو فضولیات میں مت ضائع کرو، درد بھرے دل سے اللہ کا نام لیتے رہو لیکن اتنا زیادہ ذکر بھی نہ کرلو کہ دماغ گرم ہوجائے اور نیند کم ہوجائے۔ آج کل میرے پاس بہت سے ایسے مریض آرہے ہیں کہ زیادہ وظیفے پڑھنے سے ان کی نیند کم ہوگئی، اس لیے وظیفہ معتدل رہے۔ بس گناہ سے زیادہ بچے، زہر نہ کھائے، چاہے زیادہ سوپ بھی نہ پیئے، سوکھی روٹی سے بھی لال ہوجائے گا۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بھولو پہلوان چوبیس ہزار دفعہ اللہ اللہ کر کے جہاں پہنچتا ہے ایک کمزور شخص پانچ سو دفعہ ذکر کر کے اسی مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ اب کسی کمزور آدمی کو اس کے شیخ نے کہا کہ تمہاری صحت اچھی نہیں، تم زیادہ ذکر مت کرو ورنہ دماغ میں خشکی بڑھ جائے گی تو وہ پانچ سو[۱] دفعہ ذکر کرنے سے ہی وہاں پہنچ جائے گا جہاں چوبیس ہزار مرتبہ ذکر کر کے بھولو پہلوان پہنچے گا۔ کمزوروں کی ایک آہ بھی بہت ہے، یہ آہ بڑی عجیب چیز ہے۔ آہ پر مجھے اپنا ایک شعر یاد آ گیا؎

میرا پیام کہہ دیا جا کے مکاں سے لامکاں
اے میری آہِ بے نوا تو نے کمال کر دیا

مفتی محمد حسن امرتسریؒ کو بیعت کرنے کی حکیم الامتؒ کی چار شرائط

اب میں ایک ملفوظ بھی سنادوں۔ آہ! مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) یہ وعظ ۱۹۹۱ء کا ہے اُس وقت تک حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پانچ تسبیحات بتاتے تھے بعد میں اُمت کے ضعف کی وجہ سے ایک تسبیح لا الہ الا اللہ کی، ایک تسبیح اللہ اللہ کی، ایک تسبیح استغفار کی اور ایک تسبیح درود شریف کی مقرر فرمادی اور حضرت کے بے شمار متعلقین اسی پر عمل کرتے ہیں۔ (جامع)

نے جب حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی تو حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت ہونے کی چار شرطیں ہیں۔ نمبر ایک! چالیس اصلاحی خطوط لکھیے۔ نمبر دو! آپ نے دورۂ حدیث غیر مقلدین سے پڑھا ہے دوبارہ جا کر دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث پڑھیے۔ نمبر تین! تجوید و قرأت سیکھئے کیونکہ بچپن میں غلط پڑھ لیا تھا تو اپنے قرآن پاک کے حروف کو صحیح کیجیے اور اس قاری کی سند بھی لائیے۔ نمبر چار! اپنی بیوی کی بھی سند لائیے کہ یہ مُلّا مجھے اچھی طرح رکھتا ہے یا نہیں؟

مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند جا کر سال بھر پورا دورۂ حدیث پڑھا اور وہاں سے سند لے آئے، ایک شرط پوری ہوگئی۔ نمبر دو اپنے ہی شاگرد سے قرآن پڑھا، جس کو بخاری شریف کا دورہ پڑھایا تھا اسی سے قرآن پڑھا کیونکہ وہ قاری تھا لہٰذا اس سے پڑھ کر اس سے سند لکھوائی کہ ان کو سند لکھتا ہوں کہ ان کے حروف صحیح ہیں۔ نمبر تین حضرت کو چالیس اصلاحی خطوط لکھے۔ اور نمبر چار بیوی صاحبہ سے بھی سند لے لی کہ اگر کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو معاف کر دینا اور حضرت کو یہ لکھ دو کہ میں آپ کو آرام سے رکھتا ہوں۔ غرض چار شرطیں پوری کر کے تھانہ بھون حاضر ہوئے تو کچھ ایسے حالات پیش آ گئے کہ بیٹا بیمار ہوگیا، بہو بیمار ہوگئی، بیٹی بیمار ہوگئی تو حضرت حکیم الامت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت! گھر کے لوگ بیمار ہیں، سخت پریشان ہوں۔ اب حضرت کا ایک جملہ سن لیجیے کہ مفتی صاحب! جب مؤمن کا اعتقاد مقدر پر ہے تو پھر اس کو مُکدّر رہنے کی کیا ضرورت ہے؟ یعنی جو ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے، اسی میں مؤمن کا فائدہ ہے، تدبیر کرنا، دعا کرنا اپنی جگہ پر ہے لیکن مرضیِ حق پر راضی رہنا چاہیے۔

شرعی توکّل کی تعریف

مگر اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ نہ دوا لائے نہ تدبیر کرے نہ بزرگوں

سے دعا کرائے۔ خود بھی دعا کیجیے اور بزرگوں سے اور اللہ والوں سے بھی دعا کروائیے اور سنت سمجھ کر دوا بھی کیجیے لیکن اسباب پر بھروسہ مت کریں، توکل اس کا نام نہیں ہے کہ دکان چھوڑ کر سب نکل چلو۔ توکل اس کا نام ہے کہ ایک صحابی نے اونٹ کو رسّی سے نہیں باندھا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے توکل کرلیا، اللہ کی پاسبانی اور نگہبانی پر میں نے اونٹ چھوڑ دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے شخص! تیرا توکل غیر شرعی ہے، اللہ کو یہ توکل پسند نہیں ہے، اونٹ رسّی سے باندھ، مگر رسّی پر بھروسہ مت کر، بھروسہ رب پر کر۔ تو شرعی توکل کی تعریف یہ ہے تَرْکِیْبُ الْاَسْبَابِ دُوْنَ الْاِعْتِمَادِ وَ الْاِعْتِمَادُ عَلَی اللہِ اسباب کو اختیار کرنا اور اسباب پر بھروسہ نہ کرنا اور بھروسہ خدا پر کرنا اس کا نام توکل ہے۔

اب دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہماری اولاد کو، مجھ کو، میری اولاد کو، میری ذرّیات کو، گھر والوں کو اور میرے سب دوستوں کو، میرے رشتہ داروں کو اور جو لوگ بھی یہاں آتے ہیں سب کو سلامتیِ اعضاء اور سلامتیِ ایمان کے ساتھ زندگی عطا فرمائیے اور سلامتیِ اعضا اور سلامتیِ ایمان کے ساتھ دنیا سے اُٹھائیے اور ہم سب کو اللہ والی حیات نصیب فرمادیجیے۔ یارب العالمین! ہماری ایک سانس بھی اپنی ناراضگی میں نہ گذرنے دیجیے، ایسا ایمان اور ایسا یقین عطا فرمائیے کہ ہم آپ کو ایک سانس بھی ناراض کرنے کی قوت نہ پائیں، گناہ کرنا بھی چاہیں تو گناہ کرتے ہوئے دل کو اپنی موت نظر آئے، آپ سے محبت کی جڑ اتنی مضبوط ہوجائے کہ اس کا اُکھاڑنا پھر ہمارے ہاتھ میں نہ ہو یعنی اے خدا! ہمارے ایمان کی جڑ کو اتنا مضبوط کردیجیے، اس کی جڑیں اتنی گہری کردیجیے کہ ہم اگر اسے اُکھاڑنا بھی چاہیں تو نہ اُکھاڑ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ والی زندگی، اپنے دوستوں کی حیات عطا فرمائے اور زلزلہ کے بارے میں جو خبر اخبار میں چھپی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ دعا کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے، مان لیجیے کہ

جھوٹی خبر ہی ہے لیکن ہم اپنے رب سے مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اس خبر کو جھوٹی کردے اور اگر صحیح ہو تو ہم مسلمانوں کی بستیوں کو بچالے اور اس زلزلہ کا رُخ سمندر کی طرف کردے، جہاں انسان نہ بستے ہوں، اس کا رُخ جنگلوں میں ہوجائے جہاں کسی جاندار کو نقصان نہ پہنچے اور یا اللہ! جس کو جو غم ہے، جو فکر ہے، جو دُکھ ہے، اس کو سُکھ سے تبدیل فرمایئے، ہمارے غم کو خوشیوں سے تبدیل فرمایئے۔ یا اللہ! ہر پریشانی اور ہر فکر و غم سے ہمیں بچایئے اور ہر وقت ہمیں خوشیاں دکھایئے اور اس خوشی پر شکر ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمایئے۔ اے خدا! جتنی بھلائیاں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے مانگی ہیں وہ سب بھلائیاں ہم سب کو نصیب فرما اور جتنی بُرائیوں سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے ان سب بُرائیوں سے ہم سب کو پناہ نصیب فرما، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

ملفوظات

یکم نومبر ۱۹۹۱ء بعد نمازِ مغرب حضرت والا کے کمرے میں مجلس ہوئی

جو اپنے شیخ سے دُور رہے گا اس کا ایمان کمزور ہوجائے گا

خدا کے راستہ کا کانٹا ساری دنیا کے پھولوں سے بہتر ہے اور خدا کے راستہ کا غم ساری دنیا کی خوشیوں سے بہتر ہے، میں اس سے زیادہ کیا تعریف کرسکتا ہوں، اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے اور ہم سب کے مردہ دلوں کو زندہ دل کردے۔ اب ایک جملہ سن لیں، جب کسی شیخ سے تعلق قائم ہو تو جیسے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کی چھاتی سے چپٹا رہتا ہے، دو سال تک دودھ پیتا رہتا ہے، اس

کے بعد پھر چلنے لگتا ہے، پھر بھی ماں کے لقموں کا محتاج رہتا ہے، ماں اسے اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہے کیونکہ اسے کھانے کا سلیقہ نہیں ہوتا، تو جن لوگوں نے شیخ سے نیا نیا تعلق قائم کیا ان کو اپنے مرشد کے پاس زیادہ رہنا چاہیے۔ اگر مرشد دور ہو تو جس سے مناسبت ہو اسی کے پاس بیٹھ جاؤ لیکن اس سے دور نہ رہو۔ اس لیے خاص نصیحت کر دوں کہ جو لوگ اپنے شیخ سے دور ہو گئے وہ روحانی طور سے کمزور ہو گئے، ان کا ایمان کمزور ہو گیا، نمازیں بھی چھوٹنے لگیں، جماعتیں بھی چھوٹنے لگیں، شیخ سے اصلاح کے لیے تعلق قائم کیا تھا مگر شیخ کے پاس رہنا کم نصیب ہوا۔ اس لیے میرے شیخ شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اختر کے بارے میں فرمایا تھا کہ اختر میرے ساتھ رات دن اس طرح چپکا ہوا رہتا ہے جیسے دودھ پیتا بچہ ماں کے ساتھ رہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر میں اللہ کا شکر گذار رہتا ہوں۔

صراطِ مستقیم کیا ہے؟

دین کے دو شعبے ہیں۔ ایک زیادہ ضروری، ایک اُس سے کم ضروری، بعض دفعہ شیطان کم ضروری شعبہ میں لگا دیتا ہے اور زیادہ ضروری سے محروم کر دیتا ہے جیسے کسی کی ماں بیمار ہو اور بیٹا نفل نمازوں اور مراقبہ میں بیٹھا تسبیح پڑھ رہا ہے حالانکہ اس وقت اللہ تعالیٰ اس بات سے زیادہ خوش ہوں گے کہ یہ اپنی ماں کے لیے دوا لائے یا بیوی بیمار ہے مگر اس کے وظیفے چل رہے ہیں۔ اس وقت سب نفلی کام چھوڑ دو اور جا کر دوا لاؤ، اس کو خالی اپنی بیوی مت سمجھو، یہ اللہ کی بندی بھی ہے، یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بندیوں سے کتنی محبت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی نو ذوالحجہ کو کعبہ سے چپکا رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آج عرفات کے میدان میں جاؤ مگر کوئی کعبہ سے چپکا رہے تو اُس کا حج ہوگا؟ ایسے

ہی اگر شیخ نصیحت کر رہا ہے یا دین کی کوئی بات سنا رہا ہے تو اس وقت نفلیں مت پڑھو۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت نفلیں چھوڑ دو کیونکہ شیخ کے پاس بیٹھنے سے وہ ایمان و یقین ملے گا کہ تمہاری دو رکعات ایک لاکھ رکعات کے برابر ہو جائیں گی۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے دو رکعات نفل نماز پڑھی تو اس کی دو رکعات دوسروں کی ایک لاکھ رکعات سے افضل ہو گی۔ تو ایسے وقت میں شیطان کسی اور کام میں لگا دیتا ہے۔ بس اسی لیے سمجھ لو کہ دین صرف صحبت ہی سے پھیلا ہے، بہت سے لوگ بہت زیادہ پڑھے لکھے ہیں، ان کے پاس علم تو بہت ہے، بہت سی کتابوں میں لگے ہوئے ہیں مگر ان کے اعمال، لین دین، معاملات سب گڑ بڑ ہے۔

جب کسی سے معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ آخری وقت میں سب حساب دے کر گئے، روح نکل رہی ہے مگر سب گھر والوں کو جلدی جلدی بتا رہے ہیں کہ دیکھو یہ چیز فلاں کی امانت ہے، یہ کتاب فلاں کی امانت ہے یہاں تک کہ آخر میں روح نکل گئی۔ لہٰذا وصیت کی ایک ڈائری بناؤ، اس میں اپنا سارا حساب کتاب لین دین مثلاً قضا نماز، روزے، زکوٰۃ، قرضے سب لکھو اگر ایک روپیہ کا بھی لین دین کا کوئی معاملہ ہے تو اس کو بھی لکھو کہ ہم نے فلاں شخص سے لینا ہے یا دینا ہے۔ جو شخص سلسلۂ تھانوی میں داخل ہوا اور اس نے حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کا لحاظ نہ رکھا ہو تو پھر سمجھ لو کہ اس کے پاس سلسلۂ تھانوی کی روح نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْهُ ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۸۲)

اگر تم آپس میں لین دین کرو تو اس کو لکھ لو۔ سبحان اللہ! معاملات کا لکھ لینا یہ تو

قرآنِ پاک کا قطعی حکم ہے، یہ حکم تو قرآن پاک کا ہے کہ لین دین کو لکھ لیا کرو کیونکہ بعد میں بھول چوک ہوسکتی ہے۔ اب قرض دینے والا اپنا پیسہ مانگ رہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو یاد ہی نہیں آتا یا خدانخواستہ اس کا اچانک ہارٹ فیل ہوجائے تو کم سے کم بیوی بچے یہ تو دیکھ لیں کہ یہ ابا جی کے ہاتھ کا لکھا ہوا حساب کتاب ہے۔ حضرت تھانوی نے اپنی بیوی سے دو روپیہ اُدھار لیا تھا، رات کو بارہ بجے جگایا کہ یہ لو اپنا دو روپیہ قرضہ، اس کو ادا کیے بغیر مجھے نیند نہیں آرہی ہے۔ یہ ہیں ہمارے بزرگ! آج کل لوگ خوب مراقبہ میں ہیں، کھٹا کھٹ تسبیح چلا رہے ہیں لیکن ان کا وہی حال ہے کہ ''رام رام جپنا پرایا مال اپنا''۔

شیخ کے ہاں تسلسل سے رہنا چاہیے

اس لیے شیخ کی صحبت کو غنیمت سمجھو۔ اگر انڈا مرغی سے دُور رہے گا تو بچہ کیسے نکلے گا؟ انڈا مرغی کی صحبت کی گرمی میں اکیس دن تک رہتا ہے پھر اس میں جان آجاتی ہے اور اگر کوئی تین دن مرغی کے نیچے انڈا رکھے اس کے بعد مرغی کو انڈے سے الگ کردے تو بچہ نہیں پیدا ہوگا۔ مسلسل اکیس دن تک انڈے کو گرمی ملنی چاہیے۔ ایسے ہی زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ مسلسل چالیس دن تک اپنے شیخ کے پاس رہ لو پھر آپ کی روح میں بھی روحانی حیات آجائے گی ان شاء اللہ۔ پھر چاہے کبھی کبھی ملے، خط و کتابت کرے لیکن ایک چلّہ لگانا ضروری ہے، مگر چلّہ ایسا ہو کہ بالکل حدودِ خانقاہ میں رہے، باہر بھی نہ جائے۔ لہٰذا شیخ کی صحبت کو غنیمت سمجھو، شیخ کی صحبت سے دور کرنا شیطان کا بہت بڑا حربہ ہے۔

اپنے شیخ پر اعتراض کرنے والا کبھی فلاح نہیں پا سکتا

محدث عظیم مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ اگر شیطان کسی کو ضائع اور برباد کرنا چاہتا ہے تو شیخ کی طرف سے اس کا دل اُچاٹ کردیتا ہے، وہ شیخ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے، جب شیطان شیخ کو معمولی دکھادے تو سمجھ لو کہ شیطان کا ہتھیار تمہارے اوپر کامیاب ہوگیا۔ تو ملّا علی قاری لکھتے ہیں کہ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰی شَیْخِہٖ وَ نَظَرَ اِلَیْہِ اِحْتِقَارًا فَلَا یُفْلِحُ اَبَدًا جس نے اپنے شیخ پر اعتراض کیا اور اس کو معمولی سمجھا وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا لہٰذا اپنے شیخ کے متعلق یہ اعتقاد رکھو کہ زمین میں اس سے بڑھ کر کوئی اور ولی اللہ ہمارے لیے مفید نہیں ہے۔ آخر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اتنے بڑے قطب العالم نے یہ کیوں فرمایا کہ اگر کسی مجلس میں ہمارے پیر حضرت حاجی امداد اللہ ہوں اور اسی مجلس میں امام غزالی، جنید بغدادی، شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے بڑے بڑے اولیاء اللہ بھی موجود ہوں تو میں صرف اپنے شیخ ہی کو دیکھوں گا کیونکہ میں نے جس شیخ کا روحانی دودھ پیا ہے وہی میرا اصلی پیر ہے یعنی جس نے میری روحانی تربیت کی ہے میں اسی کی طرف متوجہ رہوں گا۔ تو اپنے دینی مربّی سے اس درجہ کا عقیدہ ہونا چاہیے کہ روئے زمین پر اس سے زیادہ ہمارے لیے کوئی اور مفید نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر اور بھی پیر اور ولی اللہ ہوں لیکن میرے لیے ان سے بہتر کوئی اور نہیں ہے۔ تو جو شخص ضائع ہوا ہے شیطان نے اسی راستہ سے اسے مارا ہے کہ شیخ کی عظمت اس کے دل سے ہٹادی اور اس کے لیے بدگمانی پیدا کردی۔

شیخ کے ہاں دین سیکھنے کی غرض سے اخلاص کے ساتھ رہو

پنجاب کے ایک صاحب مجھے اپنے یہاں لے گئے۔ مرغ، تیتر، کبوتر کا شکار کیا اور مچھلیاں اور نہ جانے کیا کیا کھلایا، ماشاء اللہ ان کے دسترخوان پر

چالیس چالیس آدمی ہوتے تھے۔ اب جب وہ یہاں آئے تو اس زمانہ میں مظہر میاں کی والدہ سخت بیمار تھیں لہٰذا میں نے ان سے کہا کہ بھائی ہوٹل میں جا کر کھالو۔ کیا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے کھانے کا الگ انتظام نہیں کرتے تھے؟ اگر ڈاکٹر کے یہاں جاؤ تو کیا وہ کھانا کھلاتا ہے؟ ناشتہ کراتا ہے؟ انسان کے کبھی کچھ حالات ہوتے ہیں کبھی کچھ، بعض مرتبہ کوئی خدمت کرنے والا بھی نہیں ہوتا۔ تو صبح کو وہ صاحب بغیر ملے بھاگ گئے۔

اس پر مجھے ایک قصہ یاد آیا۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرید میرے پیچھے لگ گیا، وہ یہ سمجھتا تھا کہ پیروں کو اچھا کھانا ملتا ہے لہٰذا ہم ان کے ساتھ رہ کر خوب مزے کریں گے۔ لیکن حضرت سمجھ گئے کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے، اللہ کے لیے مجھ سے نہیں ملا لہٰذا حضرت جن کے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے اس میزبان سے فرمایا کہ آج جَو کی روٹی اور ارہر کی دال پکاؤ اور چٹنی بھی نہیں بناؤ۔ اب وہ مرید جو اچھا مال کھانے کے لیے آیا تھا اس نے سوچا کہ شاید آج اتفاق سے دال روٹی پکی ہے۔ بعد میں حضرت نے اپنے میزبان کے کان میں کہہ دیا کہ اس کا امتحان لینا ہے کہ یہ اللہ کے لیے آیا ہے یا پیٹ کے لیے۔ لہٰذا رات کو پھر جَو کی روٹی اور ارہر کی دال پکوائی۔ اس نے پھر سوچا کہ شاید اتفاقاً دال پکی ہے۔ غرض حضرت نے تین دن تک خوب دال پکوا کر کھلائی۔ تیسرے دن وہ آدمی رات کو بستر لے کر بھاگ گیا۔ یہ واقعہ حضرت نے خود مجھ سے بیان فرمایا۔

ایک دھوکہ باز مرید کا واقعہ

اور ایک صاحب نے تو کمال ہی کر دیا۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک معتقد آیا اور کہنے لگا کہ حضرت مجھے

آپ سے بڑا فیض پہنچ رہا ہے، بہت فائدہ ہو رہا ہے، میں تو بہت اللہ والا ہو گیا ہوں، حضرت میں تو دبانا بھی اچھا جانتا ہوں، میں تو ایسی اچھی طرح کمر دباتا ہوں کہ ساری تھکن دور ہو جاتی ہے۔ بس اس نے حضرت کو خوب دبایا اور واقعی اتنا عمدہ دبایا کہ نیند آ گئی۔ جب حضرت سو گئے تو جیب میں جتنا پیسہ تھا سب سمیٹ کر لے گیا۔ جب حضرت اُٹھے تو دیکھا کہ جیب صاف ہے حالانکہ وہ پیسہ حضرت اپنے مریدین پر خرچ کرتے تھے مثلاً کوئی عالم آ گیا تو اس کی جیب میں چپکے سے دس روپے رکھ دیئے کہ جاؤ کھانا کھالینا۔ اللہ والے اپنا مال اللہ پر اور اللہ کے دین پر خرچ کرتے ہیں لیکن دیکھ لو کہ ایسے ظالم بھی ہوتے ہیں کہ شیخ کی جیب کاٹ لی۔

بہر حال میں کہتا ہوں کہ وہ عبارت یاد کرلو جو مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں لکھی ہے کہ جب شیطان کسی کو برباد کرنا چاہتا ہے تو اس کے استاد اور دینی مربّی اور مشائخ اور بزرگانِ دین سے اس کو متنفر کر دیتا ہے خاص کر جس سے انسان بیعت ہوتا ہے تو ملا علی قاری فرماتے ہیں مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰی شَیْخِهٖ وَ نَظَرَ اِلَیْهِ اِحْتِقَارًا فَلَا یُفْلِحُ اَبَدًا جس نے اپنے شیخ پر اعتراض کیا اور اس کو حقیر سمجھا وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا، اس کی دنیا بھی بے چین رہے گی۔

متبع شریعت وسنت شیخ کے متعلق دل میں کبھی بدگمانی مت لاؤ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے آزمالے کہ جس نے اپنے مرشد اور شیخ کا دل دُکھایا اس نے زندگی بھر چین نہیں پایا، یہ معاملہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے شیخ کے معاملہ میں ہمیشہ ہوشیار رہو۔ شیخ کے معاملہ میں کبھی شیطان کے چکر میں مت آؤ چاہے وہ ہمیں سوکھی روٹی

کھلائے چاہے کھانا ہی نہ کھلائے فاقہ کرادے لیکن دل میں ہرگز اس کے خلاف وسوسہ تک نہ لاؤ، یہی سمجھو کہ ہمارے لیے یہی مفید ہے، کبھی شیخ سے بدگمانی مت کرو کہ کیا وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کے ساتھ اس قدر محبت ہے اور ہمارے ساتھ ایسا سلوک ہے۔ شیطان ایسے موقع پر دل میں بدگمانی ڈالتا ہے۔ بس یہی سمجھو کہ میرے ساتھ جو معاملہ ہورہا ہے وہی صحیح ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے سالن چپاتی پر رکھ کر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر رکھ دی اور حضرت حاجی صاحب دیکھ رہے تھے کہ مُرید کو ناگوار تو نہیں گذرا، امتحان لیا اور اُدھر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مست ہوئے جارہے ہیں کہ واہ شیخ نے کیا عنایت کی ہے۔ بتایئے! کتنا بڑا امتحان ہے کہ روٹی ہاتھ پر رکھ دینا اور وہ بھی ایک عالم کے، اس میں کتنی ذلت تھی لیکن حضرت حاجی صاحب نے امتحان لیا تھا کہ ان کے نفس کے اندر بڑائی ہے یا نہیں۔

صحبت شیخ میں خود کو مٹا دو

شاہ ولی اللہ کے پوتے مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو بالاکوٹ میں شہید ہوئے ہیں سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوگئے۔ تو جہاں سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جوتے اُتارتے تھے مولانا اسماعیل شہید وہاں بیٹھتے تھے حالانکہ مولانا دہلی میں جس طرف سے گذرتے تھے لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہوجاتے تھے کہ شاہ ولی اللہ کا پوتا جارہا ہے لیکن مولانا اسماعیل شہید نے کبھی نہیں سوچا کہ شاہ سید احمد شہید ہم کو اندر کیوں نہیں بلاتے، اپنے پاس کیوں نہیں بٹھاتے اور وہ اپنے شیخ سید احمد شہید کا جوتا لے کر ان کے پیچھے پیچھے دوڑتے تھے، جب دہلی کی سڑکوں پر سید احمد شہید پالکی پر بیٹھ کر چلتے تھے تو ان کے مرید مولانا شاہ اسمٰعیل شہید، شاہ ولی اللہ کے پوتے حضرت کی جوتیاں سر پر

رکھ کر پیچھے پیچھے دوڑتے تھے اور جہاں نیند آتی وہاں حضرت کا جوتا تکیہ بن جاتا تھا، اپنے شیخ کا جوتا سر کے نیچے رکھا اور سو گئے۔ اس طرح سے لوگوں نے اپنے نفس کو مٹایا ہے۔ جو مرید یہ چاہے کہ شیخ میرے آتے ہی کھڑا ہو جائے اور کہے کہ آیئے آیئے، بھئی ان کے لیے تکیہ لاؤ، تو سمجھ لو کہ وہ مرید نہیں ہے، یہ تو عاشقِ جاہ ہے۔ خواجہ صاحب ڈپٹی کلکٹر تھے۔ اس زمانہ میں ان کی بڑی عزت تھی مگر حکیم الامت تھانوی سے جب بیعت ہوئے تو ایک پرچہ لکھ کر بھیجا ؂

نہیں کچھ اور خواہش آپ کے در پر میں لایا ہوں
مٹا دیجیے مٹا دیجیے میں مٹنے ہی کو آیا ہوں

اس کو کہتے ہیں لائق مرید۔ بعد میں حضرت خواجہ صاحب کو اللہ نے کتنی عزت دی حالانکہ وہ انگریزوں کے زمانہ میں ڈپٹی کلکٹر رہے ہیں۔ اتنی بڑی کار اور بنگلے تھے لیکن اپنے شیخ سے کہتے ہیں ؂

نہیں کچھ اور خواہش آپ کے در پر میں لایا ہوں
مٹا دیجیے مٹا دیجیے میں مٹنے ہی کو آیا ہوں

اسی اَنا سے شیطان برباد ہوا۔ بس اس نے کہا کہ میں بھی کچھ ہوں، تو اسی اَنا نے اس کو مار دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! میرے دل میں میرے شیخ کی عظمت اور بڑائی، اُن کا احترام اور اُن کی عزت عطا فرما۔

شیخ کی عظمت اور اس کا ادب راہ سلوک کی روح ہے

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیان القرآن میں اس آیت کے ذیل میں کہ اے لوگو! میرے پیغمبر کی عزت کرو، لکھا ہے کہ اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ انسان کو اپنے مرشد اور شیخ کی عزت کرنی چاہیے۔ اب بتایئے! تفسیر بیان القرآن کا حاشیہ پیش کر رہا ہوں۔ حکیم الامت زیادہ عالم

تھے یا اس زمانہ کے ہم لوگ زیادہ عالم ہیں۔ اتنے بڑے عالم قرآنِ پاک کی اس آیت سے مسئلۂ سلوک بیان کر رہے ہیں۔ کہ اے لوگو! میرے نبی کی عزت کرو، یہاں تک کہ میرے نبی کے سامنے زور سے بھی مت بولو:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ﴾

(سورۃ الحجرات، آیت:۲)

میرے نبی کی آواز پر اپنی آواز کو بلند مت کرو۔ اور جیسے آپس میں باتیں کرتے ہو میرے پیغمبر کے سامنے ایسے بے تکلفی سے باتیں مت کرو۔

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى﴾

(سورۃ الحجرات، آیت:۳)

جن لوگوں نے میرے نبی کے سامنے ادب واحترام سے آواز کو پست کیا تو اس ادب کی برکت سے اللہ نے ان کے قلوب کو اپنی دوستی کے لیے چن لیا ہے۔

تو استاد کا ادب، شیخ کا ادب اور ان کی عظمت اس راستہ کی روح ہے۔ میں خود اپنے لیے بھی دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! مجھے میرے شیخ کی ایسی عظمت ومحبت اور ادب واکرام نصیب فرما، میرے شیخ کو مجھ سے اُس حد تک خوش کر دے کہ جو خوشی کی آخری سرحد ہے، جہاں سے آگے کوئی خوشی نہیں ہے۔ دیکھئے اگر شیخ کا دل خوش ہو جائے تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ جو لوگ مجھ سے دین سیکھتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ میں کیا مانگ رہا ہوں۔ میں یہ دعا مانگ رہا ہوں کہ اے اللہ! مولانا شاہ ابرار الحق صاحب میرے پیر ومرشد کو مجھ سے اس حد تک خوش کر دے کہ جو خوشی کی آخری سرحد ہے جس کے بعد خوشی کی حد ختم ہو جاتی ہے اور ان کی دعائیں مجھ کو نصیب فرما اور میری ذات سے ان کو کبھی

کوئی اذیت نہ پہنچے۔ جس کا شیخ اس سے ناراض ہو تو اس ظالم کا حال مت پوچھو۔ بہرحال بیان القرآن میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل السلوک میں عربی حاشیہ میں لکھا ہے کہ تُوَقِّرُوْہُ کی اس آیت سے شیخ کا اکرام اور توقیر ثابت ہوتی ہے۔

اہل اللہ کے قلبِ مبارک کے انوار کا عالَم

آج جب ہم لوگ سندھ بلوچ سوسائٹی میں اللہ کا نام لے رہے تھے تو پوری سوسائٹی مجھے انوار سے بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی، یہ معلوم ہو رہا تھا کہ ساری زمین پر اللہ کا نور برس رہا ہے اور دل کو بہت مزہ آ رہا تھا اور یہ صرف آج ہی کی بات نہیں ہے جب بھی ہم لوگ وہاں جاتے ہیں، دعا کرتے ہیں تو دعا میں دل لگتا ہے، اور جب اللہ کا نام لیتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سارے علاقہ پر نور چھا گیا، اللہ نے اس علاقہ کو نور کا قطعہ بنا دیا۔ اس لیے میرے دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ یا اللہ! یہاں اولیائے صدیقین پیدا فرمایئے، مشرق و مغرب شمال و جنوب سے لا کر اس خانقاہ میں اولیاء اللہ جمع کر دے لیکن وہاں کی بے سروسامانی میں مجھے اتنا مزہ آتا ہے کہ یہاں اس کمرہ میں وہ مزہ نہیں آتا۔ چٹائی پر آسمان کے نیچے اللہ کا نام لینے کی جو توفیق ہوتی ہے، اور جو انوار و برکات نصیب ہوتے ہیں تو جس زمین پر مجھے اللہ کا نام لینے کی توفیق ہوتی ہے وہ زمین مجھے عزیز تر ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

خوشتر از ہر دو جہاں آں جا بود
کہ مرا با تو سر و سودا بود

مجھے دونوں جہاں میں وہ زمین زیادہ پسند ہے جہاں ہمارے سر کا اللہ کے ساتھ سودا ہو جائے یعنی میرا سر اللہ کی محبت میں جھکا ہوا ہو، سر و سودا اصطلاحاً

محاورہ ہے کہ ہمارے سر کا اللہ سے سودا ہو رہا ہے یعنی اللہ کی محبت کے ہاتھ پر ہم اپنا سر بیچ رہے ہیں، اپنے سر کا سودا کر رہے ہیں۔ اس شعر کا دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک سے ہمارا سر ان کے عشق و محبت میں ڈوب جائے اور ہمارے سر کا اللہ سے سودا ہو جائے کہ ہم اپنا سر آپ کو مفت میں دیتے ہیں، اور یہ سب آپ ہی کے احسانات ہیں کیونکہ یہ سر آپ ہی نے تو دیا ہے، اگر ہم نے یہ آپ کو دے دیا تو کیا احسان کیا، بلکہ یہ تو آپ کا احسان ہوگا کہ آپ ہمارا سر قبول فرمالیں۔

تو میں آپ کو یہ راز بتا رہا ہوں کہ میرا دل اس سوسائٹی میں بہت زیادہ لگ رہا ہے۔ خدائے تعالیٰ وہ دن لائے جب یہاں خانقاہ میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنیں، پکی چھت کا ہال تو بن جائے لیکن سائیڈ میں چھوٹے حجرے بنیں اور ہر حجرہ میں ایک قرآن شریف، ایک مصلّیٰ، ایک مناجاتِ مقبول اور ایک تسبیح ضرور ہو۔ اور ایک ایک حجرہ ایک ایک شخص کو دیا جائے کیونکہ جہاں دو آدمی ٹھہریں گے تو بات چیت شروع کر دیں گے اور جب آدمی اکیلا ہوتا ہے تو اللہ سے رو رہا ہوتا ہے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی کیونکہ اس کے آنسوؤں کو کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ اللہ کی محبت یا خوف سے نکلنے والے وہ آنسو جن کو کوئی نہ دیکھے تو قیامت کے دن اس رونے والے شخص کو عرش کا سایہ ملے گا لہٰذا ہم اپنے دوستوں کے آنسوؤں کی قیمت اور وقعت کو کیوں خراب کریں۔ تو اگر دو آدمی ہو جائیں گے تو ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے۔ اور پھر کوئی عشرہ کے لیے، کوئی چلّہ کے لیے، کوئی دو روزہ سہ روزہ کے لیے آ رہا ہے، تو سب کے لیے الگ الگ حجرہ ہونا چاہیے اور اس میں مناجاتِ مقبول، قرآن شریف، مصلّیٰ اور تسبیح ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک جلد وہ دن لائے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس سوسائٹی کی زمین مجھے عزیز تر ہے اور کیوں عزیز تر ہے؟ کیوں محبوب ہے؟ کیوں پیاری ہے؟ کیونکہ وہاں جا کر مجھے ایک خاص کیفیت سے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق ہوتی ہے۔

تکمیل حاجات اور آفات سے حفاظت کی دعا

ایک دعا بتاتا ہوں، اس دعا کو صبح شام سات مرتبہ پڑھ کر جو حاجت مانگی جائے یا اپنے رب سے کسی بلا سے نجات کی درخواست کی جائے تو اس کی برکت سے وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے:

((حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ))

(سنن ابی داؤد، کتابُ الادب، باب ما یقول اذا اصبح)

لہٰذا اس وقت سب سے پہلی حاجت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ یا اللہ! ہمارے کبائر بھی معاف فرمایئے اور صغائر بھی معاف فرمایئے، رِیا بھی معاف فرمایئے اور کبر بھی معاف فرمایئے، ظاہری باطنی سب گناہوں کو یا اللہ! اپنی رحمت سے معاف فرما دیجیے۔ دوسری بات یہ کہ اے اللہ! ہم سب کی اصلاح فرمایئے اور ہم سب کو صاحبِ نسبت بنا دیجیے یعنی تعلق مع اللہ کی وہ دولت نصیب فرمایئے جو آپ اپنے اولیاء اللہ کے سینوں کو عطا فرماتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آج اخبار میں زلزلہ کے حوالہ سے کچھ خبر ہے کہ کراچی میں زلزلہ آنے کا امکان ہے تو اللہ تعالیٰ سے ہم لوگ دعا کرلیں کہ اے اللہ! اگر کوئی زلزلہ آنے والا ہے تو اس کا رُخ سمندر کی طرف موڑ دیجیے، پانی میں زلزلہ آجائے لیکن مچھلیوں کو بھی تکلیف نہ ہو، زلزلہ اور جتنی بھی بلائیں آنے والی ہیں یا اللہ! سب بلاؤں سے ہمیں حفاظت نصیب فرما، یا اللہ! دینی بلا، دنیاوی بلا، جسمانی بلا، روحانی بلا سب بلاؤں سے عافیت نصیب

فرما دے اور اپنی رحمت سے یا اللہ! جتنے بھی مسلمانانِ عالم ہیں سب کو فلاحِ دارین نصیب فرما اور اہلِ کفر کو اہلِ ایمان بنا دیجیے، اہلِ ایمان کو اہلِ تقویٰ بنا دیجیے اور اہلِ بلا کو اہلِ عافیت بنا دیجیے۔ چیونٹیوں کو عافیت نصیب فرمائیے بلوں میں اور مچھلیوں کو عافیت نصیب فرمائیے سمندروں اور دریاؤں میں، یا اللہ! سارے عالَم پر اپنی رحمت کی بارش فرما دیجیے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ،

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ